خواتین کے مسائل

لڑکی اور لڑکے کے بالغ ہونے کا وقت

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-910

تاریخ اجراء: 17 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ /17 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک لڑکی کو 12 سال کی عمر میں ماہواری آنا شروع ہوئی تھی، لیکن وہ 10 سال کی عمر میں ہی نقطہ عروج پر پہنچ گئی تھی، تو اس کے لئے بلوغت کا حکم کب سے عائد ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً یہ سمجھ لیجئے کہ اسلامی سالوں کے اعتبار سے لڑکی کم سے کم 9 سال اور لڑکا 12 سال میں بالغ ہو سکتا ہے، اس عمر سے لے کر پندرہویں سال تک جب بھی علامات بلوغت (یعنی احتلام، انزال، حیض و حمل وغیرہ) میں سے کوئی ظاہر ہو، تو بالغ ہو جائیں گے اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی، تو اسلامی سال کے اعتبار سے دونوں کی عمر جب 15 سال ہو گی، تو بالغ قرار پائیں گے۔

سوال میں مذکور لڑکی کو اگر 9 سال عمر ہونے کے بعد بلوغت کی علامات (احتلام، انزال وغیرہ) میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی بلکہ 12 سال کی عمر میں بلوغت کی پہلی علامت، ماہواری کی صورت میں ظاہر ہوئی تو پھر ماہواری آنے کے دن سے اسے بالغہ شمار کیا جائے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-622

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1443ھ/09 مارچ 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں اور ان پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

لڑکے میں بارہ سے پندرہ سال کی عمر کے درمیان اور لڑکی میں نو سے پندرہ سال کی عمر کے درمیان جب بھی علاماتِ بلوغ میں سے کوئی علامت پائی جائے تو ان کو بالغ مانا جائے گا۔یعنی لڑکے کو ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی انزال ہوا یا سوتے میں احتلام ہوا یا اس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی تو وہ اسی وقت بالغ ہو گیا اور اس پر غسل بھی فرض ہو گیا اور اگر ایسا کچھ نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 سال کا ہوتے ہی بالغ ہے۔اسی طرح لڑکی اس وقت بالغ ہو گی جب 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران اس کو احتلام ہو یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے، اور اگر ایسا کچھ نہ ہو تو وہ بھی 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔

اور لڑکا و لڑکی کے بالغ ہوتے ہی، ان پر نماز فرض ہو جائے گی، البتہ بچوں کو بچپن ہی سے نماز کی عادت ڈالنی چاہئے اور جب وہ سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیں اور دس سال کے ہو جائیں اور نہ پڑھیں تو مار کر پڑھوائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں معلمہ قرآن کی تعلیم کیسے دے؟

مجیب: مولانا جمیل صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Fmd:0102

تاریخ اجراء: 15 محرم الحرام 1438ھ/17 اکتوبر 2016ء

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ معلمہ ایام مخصوص میں تعلیم قرآن کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہے۔ اس مسئلے سے متعلق ایک صاحب نے کہا کہ ایسے میں معلمہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کلمہ کلمہ کر کے پڑھتے ہوئے وہ قرآن پاک کی نیت نہیں کرے گی۔ مجھے اس بات پر تعجب ہوا کیونکہ بہار شریعت میں اس مسئلے کو میں نے دیکھا تھا تو اس میں تو نیت وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ مذکور ہیں ”معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے۔“

سائل: محمد شعیب (نارتھ کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کو جو مسئلہ بتایا گیا وہ درست ہی بتایا گیا ہے، کہ معلمہ کو ایام مخصوصہ میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے کی اجازت ہے اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس طرح پڑھتے پڑھاتے وقت اس کی نیت، قرآن شریف پڑھنے کی نہ ہو اور اس قید کا ذکر اگرچہ بہار شریعت کی مذکورہ بالا عبارت میں نہیں کیا گیا لیکن اس عبارت سے بنیت قرآن پڑھنے کا بھی ثبوت نہیں ہوتا۔ تاہم بے نیت قرآن پڑھانے کی قید کا اضافہ، متعدد فقہاء کرام نے واضح الفاظ میں اپنی کتب میں فرمایا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حائضہ کے قراٰن سُننے کا شرعی حکم

مجیب: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ اگست 2018ء

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کیا حیض (Menses) کی حالت میں عورت قراٰن شریف کی تلاوت سُن سکتی ہے؟ نیز اگر اس نے آیتِ سجدہ سُنی تو اس پر سجدہ تلاوت لازم ہوگا یا نہیں؟

سائل: اسلامی بہن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حائضہ عورت قراٰن مجید کی تلاوت سن سکتی ہے، ممانعت صرف قراٰن مجید پڑھنے یا اس کو بِلا حائل چھونے کی ہے، سُننے کی کہیں ممانعت نہیں ہے۔ نیز حائضہ عورت نے اگر آیتِ سجدہ سُنی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا کیونکہ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے والے پر سجدہ اُس وقت واجب ہوتا ہے جبکہ وہ وجوبِ نماز کا اہل ہو اور حائضہ عورت وجوبِ نماز کی اہلیت نہیں رکھتی یعنی اُس پر نہ ان ایام میں نماز فرض ہوتی ہے اور نہ ہی بعد میں قضاء لازم ہوتی ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: وَكُلُّ مَنۡ لَا يَجِبُ عَلَيۡهِ الصَّلَاةُ وَ لَا قَضَاؤُهَا كَالۡحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ وَالۡكَافِرِ وَالصَّبِيِّ وَالۡمَجۡنُوۡنِ فَلَا سُجُوۡدَ عَلَيۡهِمۡ وَكَذَالِكَ الۡحُكۡمُ فِيۡ حَقِّ السَّامِعِ، مَنۡ كَانَ أَهۡلاً لِوُجُوۡبِ الصَّلَاةِ عَلَيۡهِ يَلۡزَمُهُ السَّجۡدَةُ بِالسَّمَاعِ وَمَنۡ لَا يَكُوۡنُ أَهۡلاً لَا يَلۡزَمُهُ یعنی جس شخص پر نہ نماز فرض ہو اور نہ اس کی قضاء فرض ہو اس پر سجدۂ تلاوت بھی واجب نہیں جیسے حیض ونفاس والی عورت، کافر، نابالغ بچہ، پاگل۔ اور یہ ہی حکم سننے والے کے حق میں ہے کہ جو وجوبِ نماز کا اہل ہوگا اُس پر آیتِ سجدہ سُننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا اور جو اس کا اہل نہیں اُس پر آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت بھی واجب نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، 466/2)

بہارِ شریعت میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حَیض ونِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (بہارِ شریعت، 379/1)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

شرعی عُذر کی حالت میں عورت کا قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

مجیب: مولانا ساجد صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جنوری/فروری 2019

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عُذر (حیض و نفاس) کی حالت میں قرآن پڑھنا اور پڑھانا کیسا؟ کیا معلّمہ بھی نہیں پڑھا سکتی؟ اگر پڑھا سکتی ہے تو کیا طریقہ ہے؟ توڑ توڑ کے کیسے پڑھائے؟ اور مدرسۃ المدینہ آن لائن میں یا گھروں میں پڑھانے والیوں کو بھی کیا اجازت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی عذر (حیض و نفاس) کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں معلّمہ کے لئے مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے چاہے وہ گھر میں پڑھائے یا کسی ادارے وغیرہ میں پڑھائے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلّمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیّت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی بلکہ مثلاً یوں نیّت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں، اور جو ایک ایک حرف کر کے ہجے کروائے جاتے ہیں اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں بلکہ ایک کلمے کے مختلف حروف ایک سانس میں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہاں ایک کلمے سے زیادہ ایک سانس میں پڑھنے کی اجازت نہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ وہ آیات جن میں دعا یا حمد و ثناء کے معنی پائے جاتے ہیں ان کو شرعی عذر کی حالت میں دعا و حمد و ثناء کی نیت سے پڑھنا ہر عورت کے لئے جائز ہے چاہے وہ معلّمہ ہو یا نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟

مجیب: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جولائی 2017

دَارُالاِفْتَاء اَہلسنّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر اسلامی کُتُب کو جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں پڑھنا اور انہیں چھونا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: محمد سعید، زم زم نگر حیدر آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں قراٰنِ مجید کو چھونا اور پڑھنا ناجائز وحرام ہے۔ قراٰنِ پاک کے علاوہ دیگر کتب میں جہاں قراٰنِ پاک کی آیت مذکور ہو اسے پڑھنا اور خاص اس جگہ کو کہ جس میں آیتِ مقدّسہ لکھی ہوئی ہو اور اس کے بِالمقابل پشت کی جگہ کو چھونا جائز نہیں ہے۔ بقیّہ حصہ کو پڑھنا اور چھونا جائز ہے۔ البتہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتب یونہی تجوید وقراءت کی کتب کو اس حالت میں بِلا حائل ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی حائل سے اگرچہ وہ اپنے تابع ہی کیوں نہ ہو مثلاً جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے سے چھو لیا تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

یاد رہے کہ قراٰنِ پاک کو صرف ایسے کپڑے کے ذریعے پکڑ یا چھو سکتے ہیں جو نہ اپنے تابع ہو اور نہ ہی قراٰنِ پاک کے تابع ہو۔ کسی ایسے کپڑے سے چھونا جو اپنے یا قراٰنِ پاک کے تابع ہو مثلاً پہنے ہوئے کرتے کی آستین یا پہنی ہوئی چادر کے کسی کونے کے ساتھ قراٰنِ پاک کو چھونا جائز نہیں کہ یہ سب چھونے والے کے تابع ہیں۔ اسی طرح وہ غلاف کہ جو قراٰنِ پاک کے ساتھ مُتَّصِل (جڑا ہوا) ہو جسے چَولی بھی کہتے ہیں اگر قراٰنِ پاک اس میں ہو تو اس کو چھونا بھی جائز نہیں کہ یہ قراٰن مجید کے تابع ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں احرام کی نیت

مجیب: مولانا شفیق صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ستمبر 2017

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی عورت پاکستان سے عمرہ پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو جس وقت روانگی ہو اس دن وہ حیض کی حالت میں ہو تو کیا کیا جائے؟ کیا احرام اس حالت میں باندھا جا سکتا ہے؟ نیز اسی حالت میں غُسل کیا جائے گا جیسا کہ عام حالت میں بھی غسل کر کے احرام باندھا جاتا ہے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ حیض میں بھی احرام کی نیّت (Intention) ہوسکتی ہے اور جو عورت عمرہ کے لئے ہی پاکستان سے سفر کر رہی ہے اس پر لازم ہے کہ احرام کے بغیر مِیقات سے نہ گزرے، اور حالتِ حیض میں ہونا، احرام سے مانع نہیں ہے، اور حالتِ حیض یا نِفاس والی عورت کو بھی حکم ہے کہ احرام سے پہلے غسل بھی کرے کیونکہ یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صفائی، سُتھرائی اور اپنے آپ سے بدبو کو دور کرنے کے لئے ہے۔

اس حالت میں چونکہ عورت پر قراٰن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، مسجِد میں جانا، طواف کرنا یہ سب کام حرام ہیں لہٰذا وہ عورت احرام کی نیّت ضرور کرے گی اور احرام کی تمام پابندیوں کا بھی خَیال رکھے گی، لیکن مکّۂ مکرّمہ پہنچ کر بھی جب تک حیض کی حالت رہے وہ مسجد میں نہیں جائے گی بلکہ ہوٹل میں ہی پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب حیض خَتم ہو جائے تو پھر پاکی کے لئے غسل کرے اور پھر طواف اور دیگر مناسکِ عُمرہ ادا کرے۔

ہاں البتہ اس حالت میں تلاوتِ قراٰن کے علاوہ تسبیحات، دُرُود شریف، ذِکرُاللہ، وغیرہ کرنا مَنْع نہیں ہے، اس کی اجازت ہے بلکہ جتنے دن ایسی حالت میں رہے تو یہ اعمال بجالاتی رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ثواب کا ذخیرہ حاصل ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شادی شدہ عیسائی عورت اسلام قبول کرلے تو نکاح سے متعلق کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی ہاشم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Lar:6420

تاریخ اجراء: 21 جمادی الثانی 1438ھ/21 مارچ 2017ء

دَارُالاِفْتَاءاَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک کرسچین عورت اسلام لائی۔ جبکہ اس کا شوہر عیسائی ہے ۔اسلام لانے کے ایک سال تک وہ پھر اسی شوہر کے ساتھ رہی اس دوران اس کی تین ماہواریاں پوری ہو گئیں تھی اور میاں بیوی والے معاملات بھی ہوتے رہے، پھر شوہر نے اس کو چھوڑ دیا۔اسے معلوم نہیں تھا کہ شوہر کے ساتھ اسلام لانے کے بعد وہ نہیں رہ سکتی،اس گناہ سے وہ توبہ کر چکی ہے۔

اب اس بات کو آٹھ سال کا عرصہ بیت گیا۔اور وہ عیسائی مسلمان نہیں ہوا۔اب عورت آگے کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا شرعاً اس کے لیے نکاح کرنا جائز ہے

سائل: مجاہد حسین (داروغہ والا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! صورت مسئولہ میں اس عورت کے لیے آگے کسی مسلمان سے نکاح کرنا شرعاً جائز ہے کہ جس جگہ قاضی اسلام نہ ہو اور کوئی عیسائی عورت اسلام لے آئے تو عورت قبول اسلام کے وقت سے تین حیض گزرنے تک انتظار کرے اگر اس دوران اس کا شوہر مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اس کے نکاح میں بدستور رہے گی اور اگر وہ مسلمان نہیں ہوتا تو اس کا نکاح زائل ہو جائے گا اور عورت کسی مسلمان سے نکاح کرنے کی مجاز ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں وضو کرنے سے طہارت حاصل ہوگی یا نہیں؟

مجیب: ابو حمزہ محمد حسان عطاری زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:09

تاریخ اجراء: 10 ربیع الثانی 1442ھ / 26 نومبر 2020ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی عورت نے حالتِ حیض میں وضو کیا تو اس کا وضو ہو گا یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالت حیض میں بھی عورت کے لیے بہتر ہے کہ وہ نماز کے وقت میں وضو کرکے اتنی دیر تک ذکر الٰہی اور درود شریف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے، جتنی دیر میں وہ نماز ادا کرلیتی ہے، لیکن اس وضو سے اسے وہ طہارت حاصل نہیں ہو گی جس کی بنیاد پر وہ نماز پڑھ سکے یا قرآن مجید کی تلاوت کرسکے یا بلا حائل اسے چھو سکے۔ یہ حکم صرف اس لیے ہے کہ اس کی نماز کی عادت برقرار رہے۔

بہار شریعت میں ہے: "نماز کے وقت میں وضو کرکے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے"۔ (بہار شریعت، جلد:1، صفحہ:380، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کے ایام میں چھوڑی ہوئی نمازوں اور روزوں کا حکم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:41

تاریخ اجراء: 15 جمادی الاولی 1442ھ / 31 دسمبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ حیض کے دنوں میں جو نماز روزے چھوٹ گئے ان کی بعد میں قضا لازم ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا نہیں۔ البتہ اس دوران رمضان کے جتنے روزے رہ گئے وہ بعد میں قضا رکھنے ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں ہے: ”عن عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاۃ “یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ماہواری میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا ہمیں حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔

(صحیح مسلم، جلد 01، صفحہ 153، مطبوعہ کراچی)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 380، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کو روزہ کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو کیا وہ کھا پی سکتی ہے؟

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: Har-3935

تاریخ اجراء: 14 جمادی الثانی 1438ھ/14 مارچ 2017ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزے کے دوران عورت کو اگر حیض یا نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اگر ٹوٹ جاتا ہے تو کھانے پینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ بعض کہتے ہیں اگر زوال سے پہلے حیض و نفاس کی وجہ سے ٹوٹے، تو کھا پی سکتی ہے اور اگر زوال کے بعد ٹوٹے تو روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے اب کھانا پینا جائز نہیں ہے۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزہ کے لیے عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے، کیونکہ حیض و نفاس روزہ کے منافی ہیں، لہذا دورانِ روزہ عورت کو اگر حیض یا نفاس آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور عورت پر اس روزہ کی قضا لازم ہو گی۔ عورت کا حیض و نفاس آنے سے جب روزہ ٹوٹ گیا تو چاہے زوال سے پہلے ٹوٹا یا بعد میں بہر صورت اس کے لئے روزہ داروں کی مشابہت واجب نہیں یعنی وہ کھا پی سکتی ہے، جائز ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے خصوصا حیض والی کے لئے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض اور روزے سے متعلق ایک مسئلہ

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: 08

تاریخ اجراء: 07 رمضان المبارک 1442ھ/20 اپریل 2021ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ 2 رمضان کو عورت کو عادت کے مطابق حیض آیا اور عادت کے مطابق 7 رمضان کو ختم بھی ہو گیا، پھر دوبارہ 14 رمضان کو خون آ گیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ اور اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن فاصلہ ضروری ہوتا ہے، پندرہ دن سے پہلے آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہوتا ہے، لہذا چودہ رمضان کو جو خون آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ چونکہ نماز و روزہ کے منافی نہیں ہوتا، لہذا عورت کا روزہ بھی نہ ٹوٹا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(وأقل الطهر) بين الحيضتين أو النفاس والحيض (خمسة عشر يوماً) ولياليها اجماعا“ ترجمہ: دو حیضوں یا حیض و نفاس کے درمیان کم سے کم فاصلہ بالاتفاق پندرہ دن رات ہے۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص524، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے۔ یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔“ (بہار شریعت، ج1، ص373، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

استحاضہ کا حکم بیان کرتے ہوئے عالمگیری میں ہے: ”دم الاستحاضة لا يمنع الصلاة ولا الصوم ولا الوطئ“ ترجمہ: استحاضہ کا خون نماز، روزہ اور وطی کو منع نہیں کرتا۔ (عالمگیری، ج1، ص39، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے؟

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 28

تاریخ اجراء: 07 رمضان المبارک 1442ھ/20 اپریل 2021ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزہ توڑنے پر کفارہ لازم آنے کے حوالے سے مکمل ضابطہ کیا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان مبارک میں روزہ دار مکلّف مقیم نے ادائے رمضان کا روزہ رکھا، جس کی نیت رات سے کی تھی اور بغیر جبر و اکراہ شرعی اور بھول کے کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے، اُس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا، انزال ہوا ہو یا نہیں یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا اس روزے دار نے بغیر عذر صحیح اور بغیر جبر و اکراہ شرعی اور بھول کے کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی نفع رساں چیز کھائی، یا کوئی چیز لذّت کے لیے کھائی یا پی یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، البتہ اگر ان تمام صورتوں میں کہ جن میں افطار کا گمان نہ تھا اور اس نے گمان کر لیا اگر کسی مفتی نے فتویٰ دے دیا تھا کہ روزہ جاتا رہا اور وہ مفتی ایسا ہو کہ اہل شہر کا اس پر اعتماد ہو، اس کے فتویٰ دینے پر اس نے قصداً کھا لیا یا اس نے کوئی حدیث سنی تھی جس کے صحیح معنی نہ سمجھ سکا اور اس غلط معنی کے لحاظ سے جان لیا کہ روزہ جاتا رہا اور قصداً کھا لیا تو اب کفّارہ لازم نہیں، اگرچہ مفتی نے غلط فتویٰ دیا یا جو حدیث اس نے سنی وہ ثابت نہ ہو۔

کفارہ لازم ہونے کے لیے ان تمام صورتوں کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں افطار سے پہلے کوئی آسمانی عذر مثل حیض، نفاس یا ایسا مرض جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت ہو، وغیرہ پیدا نہ ہو، کیونکہ اگر اسی دن روزہ توڑنے کے بعد عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو گیا، یا روزہ توڑنے والے کو ایسی بیماری لگ گئی جس کی وجہ سے اس کے لیے روزہ نہ رکھنے کی شرعاً اجازت ہے تو اب صرف قضا لازم ہو گی، کفارہ لازم نہیں ہو گا۔

جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازم نہیں ان میں یہ بھی شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو، ورنہ ان میں بھی کفّارہ دینا ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2022ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا چار ماہ سے کم کا حمل ضائع ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے خون کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چار مہینے یعنی 120 دن ہونے سے پہلے ہی حمل ضائع ہو جائے، تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض والی کے لئے طوافِ رخصت کا حکم

مجیب: مفتی فضیل رضا عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون اس سال حج پر گئی تھی، طواف زیارۃ کے بعد ان کی ماہواری کے ایام شروع ہو گئے، اور وہ طواف رخصت نہیں کر سکی، ان کی فلائٹ کا وقت آگیا ، لہٰذا وہ خاتون، طواف رخصت کیے بغیر ہی پاکستان آگئی، اب سوال یہ ہے کہ ان پر دَم وغیرہ لازم ہو گا؟

نوٹ: ماہواری کے ایام پاکستان آنے کے بعد ختم ہوئے، نیز انہوں نے طوافِ زیارۃ کے بعد کوئی طواف نہیں کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف رخصت، آفاقی حاجی (جو میقات کے باہر سے حج کرنے آئے، اس) پر واجب ہے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت جب پاک ہونے سے پہلے مکہ کی آبادی سے باہر ہو جائے، تو اس پر یہ طواف اور اس کے بدلے دَم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ صورتِ مسئولہ میں بھی چونکہ مذکورہ خاتون، مکہ مکرّمہ سے پاکستان واپس آنے تک حیض کی حالت میں تھی تو ان پر طواف رخصت واجب نہیں تھا لہٰذا طواف رخصت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوا۔

نوٹ: طواف رخصت کو طواف صدر اور طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس شخص پر غسل فرض ہو کیا وہ فنائے مسجد میں جاسکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12567

تاریخ اجراء: 03 جمادی الاول 1444ھ/28 نومبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس پر غسل فرض ہو کیا وہ فنائے مسجد میں جاسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنبی شخص (یعنی جس پر غسل فرض ہو) عین مسجد میں نہیں جاسکتا البتہ فنائے مسجد میں جاسکتا ہے۔

چنانچہ فتاوی شامی میں ہے: "فناء مسجد هو المكان المتصل به ليس بينه وبينه طريق، فهو كالمتخذ لصلاة جنازة أو عيد فيما ذكر من جواز الاقتداء **وحل دخول لجنب** ونحوه كما في آخر شرح المنية۔" یعنی فنائے مسجد سے مراد مسجد سے متصل وہ جگہ ہے کہ اس (جگہ) کے اور مسجد کے درمیان کوئی راستہ نہ ہو، پس یہ اس جگہ کی طرح ہو گیا جسے نمازِ جنازہ کے لیے یا عید کے لیے بنایا گیا ہو جیسا کہ ماقبل یہ بات مذکور ہے کہ اس جگہ اقتداء جائز ہے اور جنبی وغیرہ کا اس جگہ جانا بھی جائز ہے، یہی بات شرح المنیہ کے آخر میں مذکور ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 519، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "عید گاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو، اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ **یہ مطلب کہ جنب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنا لیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عید گاہ کے لیے ہیں۔**" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 646-645، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نماز کے بعد پڑھے جانے اوراد کی پابندی حیض کی حالت میں ضروری ہے یا نہیں

مجیب: ابو الحسن جمیل احمد غوری العطاری

فتوی نمبر: Web-332

تاریخ اجراء: 22 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ / 22 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نماز کے بعد جو اوراد پڑھے جاتے ہیں جیسے یا قوی یا اس کے علاوہ دیگر اوراد، کیا ان اوراد کی پابندی حالتِ حیض میں بھی ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اوراد نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں وہ پڑھنا عام دنوں میں بھی مرد و عورت کسی کے لیے ضروری نہیں، چہ جائیکہ عورتوں کے مخصوص ایام میں ان کی پابندی ضروری ہو۔ البتہ عورتوں کو مستحب ہے کہ مخصوص ایام میں نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے، اتنی دیر تک درود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کریں جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھیں، تاکہ عادت باقی رہے۔ نیز ایسے قرآنی اوراد و وظائف جو دعا و ثنا پر مشتمل ہیں جیسے سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی، انہیں بھی اس حالت میں پڑھ سکتی ہے، جبکہ بہ نیتِ دعا و ثنا پڑھے، قرآنِ مجید پڑھنے کی نیت نہ کرے۔ اسی طرح تینوں قل یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بلا لفظِ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتی ہے، لفظِ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اگرچہ بہ نیتِ ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے اور ایسی آیات جو دعا و ثنا پر مشتمل نہیں ہیں وہ اور ایسے وظائف اور دعائیں جن میں حروفِ مقطعات ہیں انہیں بھی کسی نیت سے پڑھنا جائز نہیں۔ مخصوص دنوں میں بھی عورت نماز کے بعد پڑھا جانے والا وظیفہ "یا قوی" پڑھ سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایام حیض میں بیوی کا بوسہ لینا کیسا

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-348

تاریخ اجراء: 02ذوالحجۃ الحرام1443ھ /02جولائی2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیاایامِ حیض میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے یا شریعتِ مطہرہ نے اس حالت میں بیوی سے ہر قسم کا نفع اٹھانے سے ممانعت فرمائی ہے ؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر ایامِ حیض میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے ، بوسہ لینے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے البتہ حیض کے دنوں میں شوہر پر لازم ہے کہ بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی بھی مقام کو اپنے کسی حصہ ٔبدن سے بلا حائل نہ چھوئے ، البتہ اگر اتنا موٹا کپڑا حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، تو چھو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دیگر مقامات کو چھونا یا بوس و کنار کرنا، جائز ہے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض و نفاس میں زیرِ ناف سے زانو(یعنی گھٹنے) تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل (کپڑے وغیرہ) کے جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع (یعنی فائدہ حاصل کرنا) جائز نہیں ، یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں ، اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز یہاں تک کہ سحقِ ذکر کر کے انزال کرنا۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 353، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کے علاوہ عورت کا مخصوص ایام میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم

مجیب: ابو مصطفیٰ کفیل عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-154

تاریخ اجراء: 18 شوال المکرم 1443ھ / 20 مئی 2022

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا مخصوص ایام میں دعائے قنوت پڑھنا کیسا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت کے لیے حالت حیض میں خارجِ نماز دعائے قنوت پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

تنویر الابصار اور در مختار میں ہے: "(لا) قراءة (قنوت)" یعنی (عورت کے لیے حالت حیض میں) قنوت پڑھنا (مکروہ) نہیں۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "ھذا ظاھر المذھب۔۔۔ الفتوی علی ظاھر الروایة لانہ لیس بقرآن قطعا و یقینا بالاجماع" یعنی یہ ظاہر مذہب ہے اور فتوی ظاہر الروایہ پر ہے اس لیے کہ وہ بالاجماع قطعی یقینی طور پر قرآن نہیں۔ (رد المحتار علی در مختار، جلد: 1، صفحہ: 351، مطبوعہ بیروت)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں آیۃ الکرسی پڑھنا

مجیب: ابو مصطفیٰ کفیل عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-171

تاریخ اجراء: 24 ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ / 24 جون 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کا حیض کی حالت میں آیت الکرسی پڑھنا جائز ہے ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں حمد وثناء کی نیت سے آیۃ الکرسی پڑھنا جائز ہے، قرآن کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے: "قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر وثناء ومناجات ودعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیت الکرسی بلکہ متعدد آیات کاملہ جیسے سورہ حشر کی اخیر تین آیتیں ھواللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ سے آخر سورت تک بلکہ پوری سورت جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے"۔ (فتاوی رضویہ، جلد:1، حصہ:2، صفحہ:1078، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا حیض کی حالت میں فوت ہونے والی عورت شہید ہے؟

مجیب: ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری

فتوی نمبر: Web-520

تاریخ اجراء: 11صفرالمظفر1444ھ/08ستمبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں نے سنا تھا کہ جو عورت اگر اپنے ایام حیض میں فوت ہوئی تو وہ شہید ہے کیا یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کے دنوں میں فوت ہونے والی عورت کے شہید کا مرتبہ پانے کے متعلق کوئی روایت یا کسی فقیہ کا قول نظر سے نہیں گزرا، البتہ جو عورت بچہ کی ولادت کے دوران انتقال کر جائے حدیث پاک میں اس عورت کو شہید قرار دیا گیا ہے، اس روایت کے تحت مرآۃ المناجیح میں ہے: ”ولادت میں مر جانے والی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو حاملہ فوت ہو جائے یا بچے کی پیدائش کے وقت یا ولادت کے بعد چالیس دن کے اندر فوت ہو، بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد کنواری عورت ہے جو بغیر شادی کے فوت ہو جائے۔“ (مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ420)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا حائضہ کا درود شریف پڑھنے کے لیے وضو کرنا یا کلی کرنا ضروری ہے؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-580

تاریخ اجراء: 30 ربیع الاول 1444ھ / 27 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض کی حالت میں درود شریف وغیرہ اذکار پڑھنے کے لئے وضو یا کلی کرنی ہو گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں درود شریف وغیرہ اذکار وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔ البتہ اگر ویسے ہی پڑھ لئے، تو بھی حرج نہیں۔ واضح رہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک یا اس کا ترجمہ پڑھنا یا چھونا حرام و گناہ ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔'' (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو چھونا کیسا؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-765

تاریخ اجراء: 19 جمادی الاول 1444ھ / 14 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا شوہر اپنی بیوی کے باری کے دنوں میں کپڑوں کے اوپر سے اس کے جسم کو چھو سکتا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں بیوی کے ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ بدن کو بلا حائل چھونا حرام و گناہ ہے۔ ہاں اگر اتنا موٹا کپڑا یا چادر وغیرہ حائل ہو جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو تو پھر چھونا، جائز ہے۔ البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کے حصے کو بلا حائل بھی چھو سکتا ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو گی تو حرج نہیں۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 382، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں ناپاک کپڑے پاک کرنے کا حکم

مجیب: ابوالحسن جمیل احمد غوری العطاری

فتوی نمبر: Web-791

تاریخ اجراء: 20جمادی الاولیٰ1444ھ/15دسمبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا خواتین حیض کے دنوں میں ناپاک کپڑوں کو پاک کرسکتی ہیں؟ یعنی اگر وہ کپڑوں کو شرعی طریقے سے پاک کریں ،تو کیا کپڑے پاک ہو جائیں گے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتیں دورانِ حیض ناپاک چیز پاک کرسکتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں، حیض عورت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا نہ ہی کسی ناپاکی کے لگے بغیر صرف حیض میں ہونے کے سبب عورت کے ہاتھ ناپاک ہوں گے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:"وقد کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدنی راسہ الکریم لأم المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا وھی فی بیتھا وھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف فی المسجد لتغسلہ فتقول أنا حائض فیقول حیضتک لیست فی یدک۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک دُھلوانے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب کرتے تھے اس وقت آپ گھر میں ہوتیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ وآلہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اُم المومنین عرض کرتیں: میں حائضہ ہوں۔ آپ فرماتے: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ355، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض والی عورت کا پسینہ کپڑوں پر لگ جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-808

تاریخ اجراء: 04 جمادی الثانی 1444ھ/28 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

یہ بات رائج ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت جو کپڑے اپنے پہننے کے لیے استعمال کرے گی، اگر اس عورت کا پسینہ کپڑوں کو لگ جائے اگرچہ نجاست خون وغیرہ نہ لگا ہو، پھر بھی صرف پسینہ لگنے سے وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، ان کو غسل کے بعد پاکی کی حالت میں نماز وغیرہ کے لیے استعمال نہیں کر سکتے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر یہ بات کہیں رائج ہے، تو غلط رائج ہے۔ حیض و نفاس والی کا پسینہ پاک ہوتا ہے، ناپاک نہیں ہوتا اس لئے پسینے سے کپڑے ہر گز ناپاک نہیں ہوں گے، حیض و نفاس سے فراغت کے بعد ایسے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حیض والی عورت جن چیزوں کو استعمال کرے وہ ناپاک نہیں ہو جاتیں، بلکہ صرف وہ جگہ ناپاک ہو گی جہاں خون لگا ہو۔ اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "(حیض والی عورت کی) چوڑیاں، چارپائی، مکان سب پاک ہیں، فقط وہی چیز ناپاک ہو گی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 356، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شوہر کا حالت حیض میں بیوی کی شرمگاہ چھونا کیسا؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-813

تاریخ اجراء: 04 جمادی الثانی 1444ھ/28 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا شوہر دوران حیض اپنی بیوی کی شرمگاہ میں انگلی ڈال سکتا ہے یا بلا حائل چھو سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوران حیض عورت کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک نفع اٹھانا بلکہ اس کی طرف شہوت سے نظر کرنا بھی جائز نہیں، لہذا سوال میں پوچھا گیا فعل بھی ناجائز ہے، البتہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے علاوہ عورت کے جسم سے نفع اٹھانا شوہر کیلئے جائز ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: "کلیہ یہ ہے کہ حالت حیض و نفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز یہاں تک کہ سحقِ ذکر کرکے انزال کرنا۔"

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعتکاف کے دوران حیض آنے پر عورت کا مسجدِ بیت سے نکلنے کا حکم

مجیب: ابو مصطفی محمد کفیل رضا مدنی

فتوی نمبر: Web-896

تاریخ اجراء: 16 رمضان المبارک 1444ھ/07 اپریل 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

آخری عشرے کا اعتکاف اسلامی بہن کر رہی ہو، اس دوران حیض آجانے کی وجہ سے اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے، تو کیا اعتکاف کی جگہ سے باہر جا سکتی ہے؟ اور حیض کی وجہ سے جو اعتکاف ٹوٹ گیا، تو بعد میں اس کی قضا کیسے کرے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ جب اعتکاف باقی نہ رہا، تو اعتکاف کی جگہ میں ٹھہرنے کی حاجت نہیں ہے، اس جگہ سے باہر نکل سکتی ہے۔ نیز مذکورہ صورت میں اعتکاف ٹوٹنے پر بعد میں ایک دن کی (بحالتِ روزہ) قضا کرے، پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: "اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑا مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوٹا مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی، ان میں بھی قضا واجب ہے۔۔۔، اعتکاف مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا، اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے، پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں۔" (بہارِ شریعت ملتقطا، جلد1، حصہ5، صفحہ1028، 1029، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں تلاوت نہ کرنے پر احادیث

فتوی نمبر: WAT-411

تاریخ اجراء: 16 جمادی الاخری 1443ھ /20 جنوری 2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت مخصوص ایام میں تلاوت قرآن پاک نہیں کر سکتی، اس پر کوئی حدیث ہو تو بتا دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تقرأ الحائض، ولا الجنب شیئا من القرآن “ترجمہ: حیض والی عورت اور جنبی قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔ (سنن الترمذی، 236/1، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا یقرأ الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن “ترجمہ: حیض والی، جنبی اور نفاس والی عورتیں قرآن نہ پڑھیں۔ (سنن دارقطنی، 218/1، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: ”لا تقرأ الحائض القرآن “ترجمہ: حیض والی عورت قرآن نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 98/1، مکتبۃ الرشد، ریاض)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

مخصوص ایام میں تلاوت نہ کرنے پر احادیث

فتوی نمبر: WAT-411

تاریخ اجراء: 16 جمادی الاخری 1443ھ / 20 جنوری 2022

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت مخصوص ایام میں تلاوت قرآن پاک نہیں کر سکتی، اس پر کوئی حدیث ہو تو بتا دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تقرأ الحائض، ولا الجنب شیئا من القرآن “ترجمہ: حیض والی عورت اور جنبی قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔(سنن الترمذی، 236/1، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا یقرأ الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن “ترجمہ: حیض والی، جنبی اور نفاس والی عورتیں قرآن نہ پڑھیں۔ (سنن دارقطنی، 218/1، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: ”لا تقرأ الحائض القرآن “ترجمہ: حیض والی عورت قرآن نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 98/1، مکتبۃ الرشد، ریاض)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

حیض سے فارغ ہونے پر غسل سے پہلے ہمبستری کرنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-528

تاریخ اجراء: 05 رجب المرجب 1443ھ / 07 فروری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت حیض سے فارغ ہو جائے تو کیا غسل کئے بغیر اس سے ہمبستری کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ اگر حیض پورے دس دن مکمل ہونے پر بند ہوا تو حیض بند ہوتے ہی صحبت کرنا، جائز ہے اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو۔ البتہ! مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد صحبت کی جائے۔

2۔ اگر عورت دس دن سے کم میں پاک ہوئی لیکن عادت کے دن پورے ہو چکے تھے تو صحبت اس وقت جائز ہے جب عورت غسل کر لے اور اگر مرض یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے، یا پھر نماز کا وہ وقت، جس میں پاک ہوئی، اس طرح گزر جائے کہ نماز اس پر قضا ہو جائے۔ لہذا اگر وہ وقت، جس میں وہ پاک ہوئی اتنا کم تھا کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر نہ کہہ سکے تو پھر اگلی نماز کا وقت بھی گزر جائے، تب بغیر **غسل کے** بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

(نوٹ: یہ واضح رہے کہ بلا عذر شرعی غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضاء ہو جائے حرام و گناہ ہے۔)

3۔ اگر عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو غسل کر کے نماز شروع کر دے گی لیکن اس سے صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے حیض کا خون بند ہو جائے

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-573

تاریخ اجراء: 19 رجب المرجب 1443ھ/21 فروری 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت کو 7 دن حیض آنے کی عادت ہو اور 5 دن پر بند ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی عورت کو پہلے 7 دن حیض آتا تھا۔ اس بار 5 دن پر رک گیا۔ تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ جتنے دن پچھلی بار آیا، نماز پڑھنے کیلئے اس کے مکمل ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔ البتہ اگر شادی شدہ ہے تو شوہر سے ملنے کیلئے عادت کے دن ختم ہونے کا انتظار کرنا لازم ہے۔

بہار شریعت میں ہے "جس عورت کو تین ۳ دن رات کے بعد حَیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔۔۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کر لے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ ٦ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جِماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 383، 381، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عادت کے دنوں سے پہلے خون بند ہو تو نماز کا حکم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-583

تاریخ اجراء: 22رجب المرجب1443ھ /24فروری2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک اسلامی بہن کو اڑھائی تین ماہ بعد حیض آتا ہے، اس مرتبہ انہیں جب حیض آیا، تو بس کچھ دیر تھوڑا سا آیا اور ختم ہو گیا، پھر تین دن ہونے والے ہیں، لیکن حیض نہیں آیا، تو کیا وہ غسل کر لے یا انتظار کرے اور بعد میں نمازیں شروع کرے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں خون بند ہو جانے پر عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ نمازیں شروع کر دے، خون بند ہو جانے کے باوجود مزید انتظار کرنا اور نمازیں قضاء کرتے رہنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

تفصیل اس کی کچھ اس طرح ہے کہ اگر کسی عورت کو عادت کے ایام پورے ہونے سے پہلے خون آنا بند ہو جائے مثلاً اس کی عادت دس دن خون آنے کی ہے، لیکن اس دفعہ اسے ایک یا دو یا تین یا اس سے زیادہ دن خون آیا، لیکن عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی خون بند ہو گیا، تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ نماز کے وقت مستحب کے آخر تک انتظار کرے، اگر دوبارہ خون نہ آئے، تو اس پر اس وقت کی نماز ادا کرنا لازم ہے۔

نوٹ: خون تین دن سے پہلے بند ہو یا بعد میں بہر صورت نماز ادا کرنا تو لازم ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ اگر تین دن سے پہلے خون بند ہو، تو عورت پر غسل کرنا لازم نہیں ہوتا، بلکہ فقط وضو کر کے بھی نماز ادا کر سکتی ہے اور تین دن کے بعد خون آنا بند ہو، تو نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنا

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-620

تاریخ اجراء: 04شعبان المعظم 1443ھ/08مارچ2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت شرعی عذر میں قرآن پاک کے ترجمے کو پڑھ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس کے ایام میں عورت جس طرح قرآن پاک نہیں پڑھ سکتی، اسی طرح اس کا ترجمہ بھی نہیں پڑھ سکتی کہ اس معاملے میں ترجمہ کا وہی حکم ہے جو قرآن پاک کا ہے، اسی طرح چھونے کا معاملے میں بھی ترجمے کا وہی حکم ہے ، جو قرآن پاک کا ہے یعنی بغیر طہارت کے جس طرح قرآن پاک کو بلاحائل (جو نہ اپنے تابع ہو اور نہ قرآن پاک کے) چھونے کی اجازت نہیں، اسی طرح اس کے ترجمے کو بھی بلاحائل چھونے کی اجازت نہیں۔ بہار شریعت میں ہے " قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔" (بہار شریعت، ج01، حصہ02، ص327، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے " جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو۔۔۔ قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چُھوئے۔۔۔ حرام ہے۔ اگر قرآنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرَج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔" (بہار شریعت، ج01، حصہ02، ص326، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس حیض میں طلاق دی، وہ عدت میں شمار ہو گا یا نہیں؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-875

تاریخ اجراء: 07 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ / 07 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

شوہر نے حیض میں طلاق دے دی تو یہ حیض عدت میں شمار ہو گا یا اس کے علاوہ تین حیض عدت کے گزارنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہو گی۔ مگر یہ یاد رہے کہ اس حالت میں طلاق دینا جائز نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے" إذا طلق امرأته في حالة الحيض كان عليها الاعتداد بثلاث حيض كوامل ولا تحتسب هذه الحيضة من العدة كذا في الظهيرية "ترجمہ: اگر آدمی نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عورت پر مکمل تین حیض عدت گزارنا لازم ہے، اور یہ حیض (جس میں طلاق دی) عدت میں شمار نہیں ہو گا جیسا کہ ظہیریہ میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الطلاق، باب فی العدۃ، ج 1، ص 527، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے" حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہو گی۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 235، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض سے فارغ ہو کر غسل سے پہلے روزہ رکھنا

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-878

تاریخ اجراء: 08ذیقعدۃ الحرام 1443ھ /08جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت کا حیض صبح فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ختم ہو گیا، لیکن اس نے ابھی غسل نہیں کیا اور روزہ رکھ لیا اور پھر روزہ رکھنے کے بعد اس نے غسل کیا، تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں روزہ درست ہو جائے گا، اس لیے کہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ اگر حیض و نفاس والی عورت صبح صادق سے پہلے پاک ہو جائے اور وہ غسل کئے بغیر سحری کر کے روزہ رکھ لے، تو اس کا روزہ درست ہو جاتا ہے، بلکہ فرض روزہ ہو، تو اسے روزہ رکھنا ضروری ہو گا، جبکہ روزہ معاف ہونے کا کوئی عذر نہ ہو۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ روزے کی حالت میں فرض غسل بھی ہو جاتا ہے، لہذا روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتے ہیں البتہ روزے کی حالت میں غسل کرتے وقت غرغرہ نہ کرے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اگر صبح صادق سے پہلے غسل نہیں کرنا تو کم از کم ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے والے فرائض سحری کے وقت میں ہی ادا کر لے اور پورے جسم پر پانی پہنچانے والا فرض چاہے تو صبح صادق کے بعد ادا کر لے۔

بہر حال اس پر لازم ہو گا کہ غسل کر کے فجر کے وقت میں نمازِ فجر ادا کرے، کیونکہ اگر غسل فرض ہو، تو اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز ہی قضا ہو جائے، یہ ناجائز و حرام ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان میں دن میں حیض سے پاک ہوئی تو بقیہ دن کیسے گزارے

مجیب: ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-967

تاریخ اجراء: 12 محرم الحرام 1444 ھ / 12 اگست 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی عورت رمضان میں دن کے وقت مثلاً ظہر میں غسل کر کے حیض سے پاک ہو جائے، تو کیا وہ بقیہ دن کھانا پینا جاری رکھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایسی عورت کے لئے بقیہ دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، جبکہ کوئی اور عذر نہ ہو۔ اس بارے میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو دن کے کسی حصہ میں ایسی حالت میں ہو گیا کہ اس کی یہ حالت اگر دن کی ابتدا میں (یعنی سحری کے وقت) ہوتی، تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہوتا، تو ایسے شخص کے لئے روزہ نہ ہونے کے باوجود بقیہ دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے اور فقہائے کرام نے اس اصول کے تحت بیان کردہ مثالوں میں واضح طور پر ایسی عورت کا ذکر بھی فرمایا جو سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد حیض و نفاس سے پاک ہوئی۔ لہذا جب عورت ظہر کے وقت حیض سے پاک ہو گئی اور اس کے علاوہ بھی کوئی عذر نہیں، مثلاً وہ شرعی مسافر نہیں، وغیرہ وغیرہ، تو بقیہ دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہو گا، کچھ کھائے پیئے گی، تو گناہ گار ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حائضہ عورت آیت سجدہ سن لے، تو کیا اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12688

تاریخ اجراء: 01 رجب المرجب 1444ھ / 24 جنوری 2023ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت اگر ماہواری کے ایام میں آیتِ سجدہ سن لے، تو کیا اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس کی حالت میں عورت اگر آیتِ سجدہ سن لے، تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "في الصغرى الحائض إذا سمعت آية السجدة لا سجدة عليها، كذا في التتارخانية۔" یعنی فتاوی صغری میں ہے کہ حائضہ عورت جب آیتِ سجدہ سنے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا، جیسا کہ تاتارخانیہ میں مذکور ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الفصل الرابع فی احکام الحیض و النفاس و الاستحاضۃ، ج 01، ص 38، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(فلا تجب على كافر وصبي ومجنون وحائض ونفساء: قرؤوا أو سمعوا) لانهم ليسوا أهلا لها۔" یعنی کافر، نابالغ، مجنون، حیض و نفاس والی پر سجدہ تلاوت نہیں ہے چاہے ان لوگوں نے آیت سجدہ پڑھی ہو یا سنی کیونکہ یہ سجدۂ تلاوت کے اہل ہی نہیں ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 701، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**حیض و نفاس کی حالت میں** سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور **آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔**" (بہار شریعت، ج 01، ص 382، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عورت کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنے کا حکم

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1288

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاولیٰ 1444ھ/29 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت کے ساتھ دبر میں ہمبستری کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ کی پناہ، عورت کے ساتھ دبر میں ہمبستری کرنا حرام، حرام، حرام، گناہ کبیرہ، باعث لعنت اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس فعل پر لعنت فرمائی گئی ہے چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے "عن أبی ہریرة، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من أتی امرأته فی دبرہا" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کی دبر میں جماع کرے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 249، المکتبة العصریة، بیروت)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے "ولا یحل له الاستمتاع بہا فی الدبر ولا فی الفرج حالة الحیض" ترجمہ: اور مرد کے لئے اپنی عورت کے دبر سے استمتاع کرنا یعنی دبر میں جماع کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ہی حالت حیض میں فرج میں وطی کرنا جائز ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد 4، صفحہ 155، مطبعة الحلبی، القاھرة، مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قسم کے کفارے میں رکھے جانے والے روزوں کا طریقہ

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1417

تاریخ اجراء: 29 رجب المرجب 1444ھ/21 فروری 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

قسم توڑنے کے کفارے میں جو تین روزے رکھنے ہوتے ہیں، کیا وہ روزے لگاتار رکھنے ہوتے ہیں نیز اگر ان میں سے کوئی روزہ توڑ دیا، تو کیا اس کا بھی کفارہ ہوگا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

قسم کے کفارے میں جو تین روزے رکھنے ہوتے ہیں، وہ مسلسل رکھنا ضروری ہیں، اگر ایک دن کا ناغہ ہو گیا، تو دوبارہ نئے سرے سے روزے رکھنے ہوں گے۔

رہا کفارے کا معاملہ تو اگر ان میں سے کوئی روزہ توڑ دیا، تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فقط ادائے رمضان کا فرض روزہ بغیر کسی عذر شرعی کے توڑنے کی صورت میں قضاء کے ساتھ اس کا کفارہ بھی لازم ہوتا ہے، جبکہ کفارے کی بقیہ شرائط پائی جائیں۔ اس کے علاوہ کسی روزے کے توڑنے پر کفارہ نہیں ہوتا۔

ہاں البتہ یہ یاد رہے کہ! روزہ فرض، واجب ہو یا نفل، اگر جان بوجھ کر بغیر کسی عذرِ شرعی کے توڑا، تو گناہ ہوگا اور اس سے توبہ کرنی ہوگی۔

بہار شریعت میں قسم کے کفارے میں رکھے جانے والے روزوں کے متعلق ہے "ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے رکھے۔" (بہار شریعت، ج2، حصہ 9، ص 308، 309، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نفل روزے کی حالت میں عورت کو حیض آجائے تو اس کا حکم

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1516

تاریخ اجراء: 29 شعبان المعظم 1444ھ/22 مارچ 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نفلی روزے کی حالت میں عورت کو حیض آجائے تو کیا اس کی بھی قضا ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت نے نفلی روزہ رکھا اور روزے کے دوران حیض آگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزے کی قضا کرنا واجب ہے۔

چنانچہ در مختار میں ہے "ولو شرعت تطوعا فیھما فحاضت قضتھما" ترجمہ: اگر کسی عورت نے نفل نماز یا نفل روزہ شروع کیا اور درمیان میں حیض آگیا تو بعد میں ان دونوں کی قضا کرے گی۔ (در مختار مع رد المحتار، ج1، ص533، مطبوعہ: کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ "بہار شریعت" میں فرماتے ہیں: "روزے کی حالت میں حَیض یا نِفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ382، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرماتے ہیں: "نفل روزہ قصداً نہیں توڑا، بلکہ بِلا اختیار ٹوٹ گیا، مثلاً اثنائے روزہ میں حیض آگیا، جب بھی قضا واجب ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ1007، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض ونفاس کی حالت میں تعوذ وتسمیہ پڑھنا کیسا؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1606

تاریخ اجراء: 13 شوال المکرم 1444ھ/04 مئی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض ونفاس کی حالت میں تعوذ وتسمیہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ تعوذ قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم قرآن مجید کی آیت کریمہ نہیں ہے اس لیے اس کو تو ہر صورت پڑھ سکتے ہیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک آیت کا جز بھی ہے اور قرآن مجید کی ایک مستقل آیت بھی ہے، جو سورتوں میں امتیاز کرنے کے لیے نازل ہوئی۔ اسے قرآن پاک کی نیت سے حالت حیض ونفاس میں نہیں پڑھ سکتے۔ بلانیت قرآن، ذکر وثنا کی نیت سے، برکت حاصل کرنے کے لئے یا کسی کام کو شروع کرنے کی نیت سے اسے حالت حیض ونفاس میں پڑھ سکتے ہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے "اور بسم اللہ کہ شروع پر لکھتے ہیں غالبا اس سے تبرک وافتتاح تحریر مراد ہوتا ہے۔ نہ کتابت آیات قرآنیہ، اور ایسی جگہ تغییر قصد سے تغییر حکم ہو جاتا ہے ولہذا جنب کو آیات دعا وثنا نہ نیت قرآن بلکہ بہ نیت ذکر ودعا پڑھنا جائز ہے۔ فی الدر المختار لو قصد الدعاء والثناء او افتتاح امر حل فی الاصح حتی لو قصد بالفاتحۃ الثناء فی الجنازۃ لم یکرہ الخ ملخصا۔" (در مختار میں ہے اگر تسمیہ وغیرہا سے دعا، ثناء یا کسی کام کے شروع کرنے کا ارادہ کیا جائے تو زیادہ صحیح قول میں جنبی اس کو پڑھ سکتا ہے یہاں تک کہ فرمایا کہ نماز جنازہ میں فاتحہ سے ثناء کا ارادہ کیا جائے تو نماز جنازہ میں فاتحہ کا پڑھنا مکروہ نہیں الخ ملخصا۔)" (فتاوی رضویہ، ج23، ص338، 337، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

انسان کے سر کے بالوں کو گندگی میں پھینکنا کیسا ہے؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1898

تاریخ اجراء: 30 محرم الحرام 1445ھ / 18 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

انسان کے سر کے بالوں کو گندی نالی میں پھینک دینا کیسا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ان بالوں کو گندی نالی وغیرہ میں نہیں پھینکنا چاہئے کہ اس کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس سے بیماری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، نیز اگر عورت کے بال ہوں تو اس میں نامحرموں کی ان پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہے جبکہ اس کے بال تو ستر میں داخل ہیں جن کو سر سے جدا ہونے کے بعد بھی غیر محرم کا دیکھنا، اور اس کو دکھانا، ناجائز ہے۔ لہذا ان کو اس طرح پھینکنے کے بجائے کسی جگہ دفن کر دینا چاہئے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فإذا قلم أظفاره أو جز شعره ينبغي أن يدفنه فإن رمى به فلا بأس وإن ألقاه في الكنيف أو في المغتسل كره لأنه يورث داء خانية ويدفن أربعة الظفر والشعر وخرقة الحيض والدم" ترجمہ: تو جب مرد اپنے ناخن یا بال کاٹے تو ان کو دفن کر دینا مناسب ہے تو اگر ان کو پھینک دیا تو حرج نہیں لیکن اگر ان کو کچرا کونڈی یا غسل خانہ میں ڈال دیا تو یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ بیماری کو پیدا کر دیتا ہے اور چار چیزوں کو دفنایا جائے گا، ناخن، بال، حیض کا کپڑا اور خون۔ (رد المحتار، ج6، ص405، بیروت)

علامہ شامی فرماتے ہیں: "وإن كل عضو لا يجوز النظر إليه قبل الانفصال لا يجوز بعده كشعر عانته وشعر رأسها" ترجمہ: اور ہر وہ عضو جس کی طرف جسم سے جدا ہونے سے پہلے نظر کرنا جائز نہیں اس کی طرف جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی نظر کرنا جائز نہیں جیسے مرد کے موئے زیر ناف اور عورت کے سر کے بال۔ (رد المحتار، ج6، ص408، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مخصوص ایّام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

مجیب: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جون 2018ء

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرعِ متین اس بارے میں کہ (1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟ (2) ہمارے ہاں دُلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد وعورت کے نکاح کیلئے ایجاب وقبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہٰذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالتِ حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہٰذا اگر ایام مخصوصہ میں نکاح ورخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالتِ حیض میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر واذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر وثناء اور مناجات ودعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر ودعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیتِ تلاوت بطورِ ذکر ہی پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کرکے پڑھا جائے۔

(مسلم، ص668، حدیث: 4126)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شادی کے موقع پر دودھ پلائی کی رسم کا حکم

مجیب: ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری

فتوی نمبر: Web-864

تاریخ اجراء: 23شعبان المعظم1444ھ/16مارچ2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

شادی کے موقع پر دودھ پلائی کی رسم کی جاتی ہے جس میں بعض شرعی خرابیاں پائی جاتی ہیں، شرعی خرابیوں کے پیشِ نظر منع کرنے کی صورت میں بعض رشتے دار ناراض ہو جاتے ہیں۔اس طرح کی صورتحال میں کیا حکمِ شرعی ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

دودھ پلائی کی رسم جس طرح عموماً رائج ہے کہ اس میں بے پردگی وغیرہ ہوتی ہے یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔اور رقم وغیرہ لینے کا حکم یہ ہے کہ اگر دولہا اپنی خوشی سے رقم دے تو لینا جائز ہے اور اگر وہ کم دینا چاہے مگر ناگواری کی حد تک اِصرار یعنی ضد کرکے اسے مجبور کرکے زیادہ لیے جائیں یا وہ اس خوف سے رقم دے کہ نہ دینے کی صورت میں اسے برا بھلا کہا جائے گا، ذلیل کیا جائے گا تو اس رقم کا لینا حرام ہے۔جو پیسے وغیرہ وہ ذلیل کیے جانے کے خوف سے اپنی عزت بچانے کے لیے دے وہ رشوت کے حکم میں ہیں، ان کا لینا ہرگز جائز نہیں۔اگر لے لئے تو واپس کرنے ہوں گے۔

رہا معاملہ رشتہ داروں کی ناراضی کا، تو خلافِ شریعت بات میں رشتہ داروں وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی، وہ ناراض ہوں تو ان کا قصور ہے، ان کی وجہ سے اپنی آخرت خراب کرنے کی اجازت نہیں اور حدیث پاک میں ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ایک اور حدیث پاک کے مطابق جو لوگوں کو راضی کرکے اللہ پاک کی ناراضی چاہے گا تو اللہ بھی اس سے ناراض ہو گا اور مخلوق کو بھی اس سے ناراض کردے گا، لہٰذا کسی بھی حال میں احکامِ شریعت کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

حدیث پاک میں ہے: ”لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق “یعنی اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد18، صفحہ170، حدیث:381، مطبوعہ:قاھرہ)

سنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ عبد اذھب آخرتہ بدنیا غیرہ'' یعنی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرا ٹھکانا اس شخص کا ہو گا جس نے دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کرلی۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، الحدیث: 3966، صفحہ 612، مطبوعہ: ریاض)

الزھد الکبیر للبیہقی میں حدیث پاک ہے، فرمایا: ''من طلب محامد الناس بمعاصی اللہ عاد محامدہ ذاما'' یعنی جس نے اللہ عزوجل کی نافرمانیاں کرکے لوگوں کی تعریفیں طلب کیں تو اُس کی تعریفیں کرنے والا اس کی مذمّت کرنے لگے گا۔'' (الزھد الکبیر للبیہقی، الحدیث: 888، صفحہ 331، مطبوعہ: دار الجنان، بیروت)

اسی میں ایک اور فرمانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: ''من اراد سخط اللہ ورضا الناس عاد محامدہ من الناس ذاما'' یعنی جس نے اللہ پاک کی ناراضی اور لوگوں کی رضامندی چاہی، تو اُس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمّت کرنے لگے گا۔ (الزھد الکبیر للبیہقی، الحدیث: 887، صفحہ 331، مطبوعہ: دار الجنان، بیروت)

الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من ارضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ ومن اسخط اللہ برضی الناس وکلہ اللہ الی الناس'' یعنی جس نے لوگوں کو ناراض کرکے اللہ پاک کو راضی کیا اللہ پاک اُسے کافی ہے اور جس نے لوگوں کو راضی کرکے اللہ پاک کو ناراض کیا اللہ پاک اُسے لوگوں کے ہی سپرد فرمادے گا۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الحدیث: 277، جلد 1، صفحہ 511، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

المعجم الکبیر میں ہے، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''من تحبب الی الناس بما یحبوہ وبارز اللہ لقی اللہ تعالیٰ وھو علیہ غضبان'' یعنی جس نے لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کی جس سے وہ محبت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل (کی نافرمانی کرکے اُس) سے مقابلہ کیا تو وہ بروزِ قیامت اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ پاک اس سے ناراض ہو گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 17، صفحہ 186، حدیث: 499، مطبوعہ: قاھرہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنت میں جنتی عورتیں زیادہ خوبصورت ہونگی یا پھر جنتی حور؟

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2025

تاریخ اجراء: 09 ربیع الاول 1445ھ / 26 ستمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا جنت میں جنتی عورتیں حوروں سے زیادہ خوبصورت ہوں گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اس میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ حور زیادہ خوبصورت ہو گی جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ دنیاوی عورتیں جو جنت میں جائیں گی وہ حوروں سے زیادہ خوبصورت ہوں گی کہ ان پر عبادات کا حسن بھی ہو گا، اس دوسرے قول کو ہی زیادہ علمانے اختیار کیا ہے اور حدیث سے بھی اس کی تائید نکلتی ہے۔ چنانچہ مجمع الزوائد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے مروی ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے" قلت: یارسول اللہ، أنساء الدنیا أفضل أم الحور العین؟ قال: "نساء الدنیا أفضل من الحور العین کفضل الظھارۃ علی البطانۃ". قلت: یارسول اللہ، وبم ذاك؟ قال: "بصلاتھن، وصیامھن للہ -عزوجل- ألبس اللہ -عزوجل- وجوھھن النور، وأجسادھن الحریر، بیض الألوان، خضر الثیاب، صفر الحلي، مجامرھن الدر، وأمشاطھن الذھب "ترجمہ: میں نے عرض کی:"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنتی حوریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" دنیا کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنتی حوروں سے افضل ہیں، جیسے ظاہر باطن سے افضل ہے۔ میں نے عرض کی:"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟"تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے نماز، روزے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی وجہ سے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے چہروں کو نور عطا کرے گا اور ان کے جسموں پر ریشم کے لباس پہنائے گا، ان کا رنگ سفید، کپڑے سبز اور زیور زرد رنگ کا ہو گا، ان کے دھونی دان (انگیٹھیاں) موتیوں کی اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ (مجمع الزوائد، حدیث نمبر 18755، جلد 10، صفحہ 417، مکتبۃ القدسی، قاہرہ)

تفسیر قرطبی میں ہے"واختلف أيهما أكثر حسنا وأبهر جمالا الحور أو الآدميات؟ فقيل: الحور لما ذكر من وصفهن في القرآن والسنة، ولقوله عليه الصلاة والسلام في دعائه على الميت في الجنازة: (وأبدله زوجا خيرا من زوجه). وقيل: الآدميات أفضل من الحور العين بسبعين ألف ضعف، وروي مرفوعا. وذكر ابن المبارك: وأخبرنا رشدين عن ابن أنعم «» عن حيان ابن أبي جبلة، قال: إن نساء الدنيا من دخل منهن الجنة فضلن على الحور العين بما عملن في الدنيا"ترجمہ: اس میں اختلاف ہے کہ دونوں میں سے کون زیادہ خوبصورت ہے حور یا دنیاوی عورت؟ ایک قول کے مطابق حور زیادہ خوبصورت ہو گی اس وجہ سے کہ اس کے اوصاف قرآن و سنت میں مذکور ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جنازہ میں میت پر دعا فرماتے ہوئے اس فرمان کی وجہ سے کہ "اس کی زوجہ کو اس سے بہتر کے ساتھ بدل دے"۔ اور ایک قول کے مطابق دنیاوی عورتیں حوروں سے ستر گنا افضل ہیں اور یہ مرفوعا روایت کیا گیا ہے۔ ابن مبارک نے ذکر کیا کہ ہمیں خبر دی رشدین نے وہ ابن انعم اور وہ حیان ابن ابی جبلہ سے روایت کرتے ہیں کہ دنیاوی عورتیں جو جنت میں داخل ہوں گی وہ حور عین پر فضیلت والی ہوں گی، اس سبب سے جو انہوں نے دنیا میں عمل کیے۔ (تفسیر قرطبی، جلد13، صفحہ187، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ)

علامہ سفیری (المتوفی956ھ) شرح البخاری للسفیری میں فرماتے ہیں: " نساء الدنيا وهن الآدميات في الجنة أفضل وأحسن من الحور العين "ترجمہ: دنیاوی عورتیں جنت میں حور عین سے افضل اور زیادہ خوبصورت ہوں گی۔ (شرح البخاری للسفیری، جلد2، صفحہ33، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مرأۃ المناجیح میں ہے: "جنتی عورتوں کا حسن حوروں سے زیادہ ہو گا کہ ان پر عبادات کا حسن بھی ہو گا۔" (مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد7، صفحہ477، نعیمی کتب خانہ، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان میں عورت کے مخصوص ایام کا ایک اہم مسئلہ

مجیب: مولانا سرفراز صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ رمضان المبارک 1442ھ مئی 2021

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ 02 رمضان کو عورت کو عادت کے مطابق حیض آیا اور عادت کے مطابق 07 رمضان کو ختم بھی ہو گیا پھر دوبارہ 14 رمضان کو خون آگیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ اور اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن فاصلہ ضروری ہوتا ہے، پندرہ دن سے پہلے آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہوتا ہے، لہٰذا چودہ رمضان کو جو خون آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ چونکہ نماز و روزہ کے منافی نہیں ہوتا، لہٰذا عورت کا روزہ بھی نہ ٹوٹا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام اور روزے کا ایک مسئلہ

مجیب: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جون 2018ء

دَارُالاِفْتَاءاَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمیں یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اب وہ کھا، پی سکتی ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے اور ایسی عورت پر روزے داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ وہ عورت جو رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عورت رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے کیونکہ قوانینِ شریعت کی رُو سے ہر وہ شخص جس کے لیے دن کے اول وقت میں رمضان کا روزہ رکھنے میں عذر ہو اور پھر وہ عذر دن میں کسی وقت زائل ہو جائے اور اب اس کی حالت ایسی ہو کہ اول وقت میں ہوتی تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا تو ایسے شخص پر روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں نہانا

مجیب: مفتی ھاشم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ رجب المرجب 1440ھ

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیاعورت کو حالتِ حیض میں نہانا منع ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حالتِ حیض میں نہاناچاہے تونہاسکتی ہےاس سے بدن کی صفائی حاصل ہو جائے گی البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد نہانے سے زائل ہو گی۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں روزہ رکھنے کا حکم

مجیب: مولانا عرفان صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی ھاشم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جون 2017

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان میں اگر عورت کو دورانِ روزہ حیض آجائے تو اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے اسے پورا کرے یا توڑ دے اور ایسی صورت میں وہ کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟

سائل: محمد ذیشان عطاری (میرپورخاص)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا کرنا ہوگی اور اس کے لئے بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہے اور وہ کھا پی سکتی ہے، اسے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا کھلے عام، مگر بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں سعی کا حکم

مجیب: مولانا ناسر فراز اختر صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ مارچ 2018

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمرہ کے لئے جانے والی عورت اگر حیض کی حالت میں ہو تو اس کو طواف کی اجازت تو نہیں ہے۔ کیا یہ درست ہو گا کہ وہ پہلے سعی کر لے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کرے اور تقصیر کر کے احرام سے باہر آ جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی وجہ سے عورت جب طواف نہیں کر سکتی تو اس کی سعی بھی درست نہیں ہو گی کیونکہ سعی کے لئے اگرچہ طہارت شرط نہیں مگر یہ شرط ہے کہ سعی پورے طواف یا اس کے اکثر یعنی چار پھیروں کے بعد ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایامِ مخصوصہ میں اذان کا جواب دینا اور قرآن دیکھنا کیسا؟

مجیب: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ رمضان المبارک 1440ھ

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ حالتِ حیض میں خواتین اذان کا جواب دے سکتی ہیں؟اور کیا قرآنِ کریم کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھ سکتی ہیں؟

(سائل: محمد نصیر، واہ کینٹ)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایّامِ مخصوصہ میں خواتین کے لئے اذان کا جواب دینا اور قراٰنِ کریم کو دیکھنا جائز ہے البتہ قراٰنِ کریم کو پڑھنے اور چھونے کی اجازت نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم

مجیب: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1441ھ

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرتی ہے تو اس پہ سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں، یونہی حائضہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پہ واجب ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض والی عورت کے لئے تلاوتِ قرآنِ کریم ناجائز و حرام ہے اور ایسی عورت نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو بھی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا البتہ حائضہ عورت سے کسی عاقل بالغ اہلِ نماز نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

(ہدایہ مع فتح القدیر، ج1، ص468، مراقی الفلاح مع طحطاوی، ج2، ص89، بہار شریعت، ج1، ص729)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں آیۃ الکرسی پڑھنا کیسا؟

مجیب: مفتی ھاشم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ صفر المظفر 1441ھ

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی قرانِ عظیم کی تلاوت کی نیّت کئے بغیر، ذکر و ثنا کی نیّت سے پڑھ سکتی ہیں کہ قرانِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، جنب و حائض بے نیّتِ قرآن ذکر و ثنا اور دعا کی نیّت سے پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جن کو اس کا حائضہ ہونا معلوم ہے ان کے سامنے باآواز بہ نیّتِ ذکر و ثنا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحالتِ حیض تلاوت جائز نہ سمجھ لیں، یا اس حالت میں تلاوت کو ناجائز تو جانتے ہوں لیکن پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں ناخن کاٹنا

فتوی نمبر: WAT-19

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 1443ھ/27 اگست 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض کی حالت میں عورت ناخن کاٹ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! حیض کی حالت میں عورت ناخن کاٹ سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ چالیس دن سے زیادہ عرصہ تک ناخن نہ کاٹنا مکروہ وگناہ ہے، پس اگر چالیس دن پورے ہو جائیں اور حیض کے ایام چل رہے ہوں تو اس صورت میں ناخن کاٹنا ضروری ہے، چالیس دن سے زیادہ چھوڑنے پر گناہ گار ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کا وقت شروع ہو گیا مگر عورت نے ابھی ادا نہیں کی، اسی حالت میں حیض آگیا تو اب نماز کا کیا حکم ہوگا؟

مجیب: ابو مصطفیٰ ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-114

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاخری 1443ھ / 28 جنوری 2022

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو گیا اور عورت نے نماز شروع نہیں کی اور حیض شروع ہو گیا تو کیا اس نماز کی قضا فرض ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس نماز کی قضا فرض نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: "نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہو تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی۔" (بہار شریعت، جلد: 1، صفحہ: 380، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

روزے کی حالت میں حیض آنے کا حکم

مجیب: ابومصطفیٰ کفیل عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-146

تاریخ اجراء: 13 رمضان المبارک 1443ھ / 15 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر افطار سے پانچ منٹ پہلے کسی کو حیض آگیا تو روزے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزے کی حالت میں حیض شروع ہو گیا تو روزہ فاسد ہو گیا اگرچہ افطار سے پانچ منٹ پہلے شروع ہوا۔ اس روزے کی قضا لازم ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے"۔

(بہار شریعت، جلد: 1، صفحہ: 382، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں مینسٹرل کپ استعمال کرنا

مجیب: ابومصطفی محمد کفیل رضامدنی

فتوی نمبر: Web-396

تاریخ اجراء: 20ذوالحجۃالحرام1443ھ/20جولائی2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

عورتوں کا حیض میں مینسٹرل کپ استعمال کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

استعمال کرسکتے ہیں، جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس نماز کے وقت میں حیض آیا اس نماز کا کیا حکم ہے

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-398

تاریخ اجراء: 04 محرم الحرام 1443ھ / 03 اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت کو شرعی عذر (یعنی حیض و نفاس) کسی نماز کے وقت میں شروع ہو اور اس وقت کی ابھی نماز ادا نہ کی ہو، تو کیا وہ نماز قضاء پڑھنی ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس وقت کی فرض نماز نہیں پڑھی اور وقت کے دوران ہی حیض یا نفاس آگیا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو جائے گی۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حَیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی، اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 380، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس عورت پر غسل فرض ہو اور اسے حیض آجائے، تو غسل کب کرے

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-406

تاریخ اجراء: 14 محرم الحرام 1443ھ / 13 اگست 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جس عورت پر غسلِ جنابت فرض ہو اور غسل کرنے سے پہلے اسے حیض آجائے، تو اس پر حالتِ حیض میں بھی غسلِ جنابت کرنا فرض ہو گا یا تاخیر کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غسلِ جنابت فرض تھا اور اسی دوران حیض آگیا، تو اب غسلِ جنابت کرنا ضروری نہیں، چاہے تو اب نہالے یا حیض ختم ہونے پر ہی غسل کرے۔

بہار شریعت میں ہے: "عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا، تو چاہے اب نہالے یا بعد حیض ختم ہونے کے۔ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 325، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کے دنوں میں عورت کا قرآن پاک سننے کا حکم؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-624

تاریخ اجراء: 06ربیع الثانی1444ھ /02نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی عورت اپنی ماہواری کے ایام میں سورۂ رحمٰن سننا چاہے، تو سن سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! ماہواری کے دنوں میں قرآنِ پاک سننا، جائز ہے، لیکن پڑھنا اور چھونا، جائز نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں درود ابراہیمی پڑھنا کیسا

مجیب: ابو مصطفیٰ محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-616

تاریخ اجراء: 23 ربیع الاول 1444ھ/20 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض کی حالت میں درود ابراہیمی پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالت حیض میں درود ابراہیمی پڑھنا، جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مباشرت کے فوراً بعد حیض آجائے تو مباشرت کی وجہ سے گنہگار ہوں گے؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-713

تاریخ اجراء: 01 جمادی الاول 1444ھ/26 نومبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر پاکی کی حالت میں صحبت کی لیکن صحبت کرنے کے بعد فوراً حیض شروع ہو گیا تو کیا گناہ گار ہوں گے ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی صحبت کرنے سے پہلے اور صحبت کرتے ہوئے حیض کا خون نہیں آیا تھا بلکہ پاکی کے دن تھے اور پھر صحبت کے فوراً بعد حیض آگیا تو اس صورت میں کوئی گناہ نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں عمرہ کی نیت کرنا

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-747

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاوّل 1444ھ/09 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عمرے پر جاتے ہوئے عورت کے مخصوص ایام ہوں تو حالت حیض میں عمرہ کی نیت کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عمرے پر جاتے ہوئے عورت ماہواری کی حالت میں ہو، تو اس پر بھی لازم ہے کہ وہ عمرے کے احرام کی نیت کرے اور میقات سے احرام کی حالت میں ہی گزرے اور احرام کی پابندیاں برداشت کرے۔ البتہ فی الحال یہ عمرہ نہیں کر سکتی، بلکہ ہوٹل میں رہ کر پاک ہونے کا انتظار کرے، جب پاک ہو جائے اس کے بعد غسل کر کے عمرہ ادا کرے اور عمرہ کرنے کے بعد تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔ اس وقت تک احرام کی پابندیوں میں ہی رہے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں تعویذ پہننے کا حکم

مجیب: ابو الحسن جمیل احمد غوری العطاری

فتوی نمبر: Web-821

تاریخ اجراء: 25 جمادی الاولی 1444ھ/20 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا اسلامی بہنیں حیض کی حالت میں تعویذ پہن سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر وہ تعویذ چمڑے وغیرہ میں لپیٹ کر چھپا دیا گیا ہے تو اسے حالتِ حیض میں بھی گلے میں پہنا جا سکتا ہے، نیز واش روم میں بھی اسے پہن کر جا سکتے ہیں، البتہ اگر آسانی سے اتار کر جانا ممکن ہو تو اتار کر جائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں دلائل الخیرات پڑھنے کا حکم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-825

تاریخ اجراء: 08 جمادی الثانی 1444ھ/01 جنوری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اسلامی بہن حیض کی حالت میں دلائل الخیرات شریف پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دلائل الخیرات شریف میں درود پاک ہی ہیں اور اسلامی بہن مخصوص ایام میں درود پاک پڑھ سکتی ہے، البتہ ان میں بھی اگر کہیں آیت ہو اور وہ آیت دعا یا ثناء کے معنی پر مشتمل نہ ہو تو پھر اس آیت کو نہیں پڑھ سکتی، ہاں اگر وہ آیت دعا یا ثناء کے معنی پر مشتمل ہے تو پھر اس آیت کو دعا اور ثناء کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، قرآن کی نیت سے پھر بھی نہیں پڑھ سکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نذر کا روزہ رکھا اور روزہ کے دوران حیض آگیا

مجیب: ابو مصطفیٰ محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-866

تاریخ اجراء: 21 شعبان المعظم 1444ھ/14 مارچ 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی عورت نے نذر کا روزہ رکھا اور روزے کے دوران اسے حیض آگیا، تو اب کتنے روزے رکھنے ہوں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر ایک روزے کی منت مانی اور روزے کے دوران حیض آگیا، تو اس کی قضا کرنی ہوگی اور قضا میں صرف ایک ہی روزہ رکھنا ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "وإذا أوجبت المرأة على نفسها صوم سنة بعينها قضت أيام حيضها" یعنی اگر عورت نے اپنے آپ پر سال کے روزے رکھنے کی منت مانی، تو وہ ایام حیض کی قضا کرے گی۔ (فتاوی عالمگیری، جلد:1، صفحہ:210، مطبوعہ: بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

لڑکا اور لڑکی کس عمر میں بالغ ہوتے ہیں؟

فتوی نمبر: WAT-45

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1443ھ / 07 ستمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

لڑکا اور لڑکی کس عمر میں بالغ ہوتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اسلامی سالوں کے اعتبار سے لڑکی کم سے کم 9 سال اور لڑکا 12 سال میں بالغ ہو سکتا ہے، اس عمر سے لے کر پندرہویں سال تک جب بھی علامات بلوغت (یعنی احتلام، انزال، حیض وحمل وغیرہ) میں سے کوئی ظاہر ہو، تو بالغ ہو جائیں گے اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی، تو اسلامی سال کے اعتبار سے دونوں کی عمر جب 15 سال ہو گی، تو بالغ قرار پائیں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں نیاز کا کھانا پکانا اور کھانا

فتوی نمبر: WAT-105

تاریخ اجراء: 16صفر المظفر1443ھ /24ستمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض کی حالت میں اسلامی بہنیں نیاز پکا اور کھا سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! اسلامی بہن حیض و نفاس کے ایام میں نیاز کا کھانا پکا سکتی ہیں اور کھا بھی سکتی ہیں، اس میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کے دنوں میں عورت کا شوہر کے قریب آنا

فتوی نمبر: WAT-133

تاریخ اجراء: 01ربیع الاول1443ھ /10اکتوبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت حیض کے دنوں میں شوہر کے قریب آسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

یاد رہے کہ حالت حیض میں بیوی کے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کے حصے کو اتنے موٹے کپڑے وغیرہ کو حائل کیے بغیر کہ جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، مرد کا اپنے کسی عضو کے ساتھ، شہوت سے یا بغیر شہوت کے چھونا جائز نہیں اور اتنے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی جائز نہیں۔ہاں ناف سے اوپر والے حصے سے اور گھٹنوں سے نیچے والے حصے سے، جس طرح چاہے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ نیز حالت حیض میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا مخصوص ایام میں موئے مبارک کی زیارت کرنا

فتوی نمبر: WAT-191

تاریخ اجراء: 19ربیع الاول1443ھ /26اکتوبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت مخصوص ایام میں موئے مبارک کی زیارت کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت مخصوص ایام میں موئے مبارک کی زیارت کر سکتی ہے کیونکہ حیض و نفاس والی عورت کو جو امور منع ہیں ، موئے مبارک کی زیارت کرنا ان امور میں سے نہیں ہے، البتہ بہتر ہے کہ پاک ہو کر کرے، کہ ہمارے عرف میں اس طرح کے کام پاک ہو کر کرنے کو زیادہ ادب والا شمار کیا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض والی عورت کا دوپٹہ لے کر نماز پڑھنا

فتوی نمبر: WAT-210

تاریخ اجراء: 26ربیع الاول1443ھ /02نومبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض والی عورت کا دوپٹہ لے کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پہلے یہ بات جان لیجیے کہ حیض کی حالت میں جسم کی ناپاکی محض حکمی ہوتی ہے، اور بحکمِ حدیث اس سے جسم ظاہری اعتبار سے ناپاک نہیں ہوتا۔لہذا اس حالت میں پہنے گئے کپڑے بلاوجہ ناپاک نہیں ہوتے، اور اس بنا پر بعض عورتوں کا یہ کہنا کہ دوران حیض استعمال کیے گئے دوپٹے میں نماز پڑھنا جائز نہیں سراسر غلط ہے۔بلکہ اگر اس پر ظاہری نجاست یعنی خون وغیرہ نہیں لگا ہوا تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں آیت الکرسی پڑھنا

فتوی نمبر: WAT-243

تاریخ اجراء: 09ربیع الآخر1443ھ/15نومبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

مخصوص ایام کے دوران آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا ایامِ حیض و نفاس میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ البتہ وہ آیات جو ذکر و ثناء، مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل ہوں، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر، ذکر ودعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے اور وہ قرآنی آیات جو ذکر و ثناء و مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل نہ ہوں یا ذکر و ثناء و مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل تو ہوں، لیکن انہیں تلاوت کی نیت سے پڑھا جائے، تو یہ حرام ہے۔

اس تفصیل کے مطابق اسلامی بہن مخصوص ایام میں آیت الکرسی کو ذکر و ثناء کی نیت سے پڑھے، تو پڑھ سکتی ہے، لیکن اس حالت میں آیت الکرسی کو تلاوت کی نیت سے پڑھنا، ناجائز و حرام ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں آیت الکرسی پڑھنا

فتوی نمبر: WAT-243

تاریخ اجراء: 09ربیع الآخر1443ھ/15نومبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

مخصوص ایام کے دوران آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا ایامِ حیض و نفاس میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ البتہ وہ آیات جو ذکر و ثناء، مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل ہوں، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر، ذکر ودعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے اور وہ قرآنی آیات جو ذکر و ثناء و مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل نہ ہوں یا ذکر و ثناء و مناجات ودعا میں سے کسی پر مشتمل تو ہوں، لیکن انہیں تلاوت کی نیت سے پڑھا جائے، تو یہ حرام ہے۔

اس تفصیل کے مطابق اسلامی بہن مخصوص ایام میں آیت الکرسی کو ذکر و ثناء کی نیت سے پڑھے، تو پڑھ سکتی ہے، لیکن اس حالت میں آیت الکرسی کو تلاوت کی نیت سے پڑھنا، ناجائز و حرام ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کا غسل جمعرات یا جمعہ کو کرنا

فتوی نمبر: WAT-255

تاریخ اجراء: 12ربیع الآخر1443ھ/18نومبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر حیض ختم ہونے پر غسل کرنا ہو تو کیا جمعرات اور جمعہ والے دن غسل کر سکتے ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعرات اور جمعہ والے دن حیض کا غسل نہیں کر سکتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس وقت حیض ختم ہو اسی وقت غسل کرنا چاہئے خواہ وہ جمعرات کا دن ہو یا جمعہ کا۔ یہ بات کہ جمعرات یا جمعہ کے دن غسل نہیں کر سکتے جہالت ہے بلکہ بلاوجہ غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ فرض نماز فوت ہو جائے ، یہ جائز نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں آیت درود پڑھنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-280

تاریخ اجراء: 23ربیع الآخر1443ھ /29نومبر 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اسلامی بہن باری کے دنوں میں آیت درود ''ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما''اور''سبحنك ربك رب العزت عما یصفون و سلم علی المرسلین و الحمد للہ رب العلمین'' پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہن کے لئے باری کے دنوں میں قرآن پاک پڑھنا ناجائز ہے لیکن قرآنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، ان کو بے نیّتِ قرآن ذکر و ثنا اور دعا کی نیّت سے پڑھ سکتی ہے۔لہذا''سبحنك ربك رب العزت عما یصفون و سلم علی المرسلین و الحمد للہ رب العلمین''حمد و ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے کہ یہ آیت حمد و ثنا پر مشتمل ہے لیکن آیت درود نہیں پڑھ سکتی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا مسواک کرنا

فتوی نمبر:WAT-378

تاریخ اجراء:25جُمادَی الاُولیٰ 1443ھ /30دسمبر 2021

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حیض کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عام حالت کی طرح حیض کی حالت میں بھی عورت مسواک کر سکتی ہے۔ البتہ عورت کے لئے بہتر ہے کہ وہ بجائے مسواک کے دوسری نرم چیزیں، مثلاً مِسّی کے ذریعے دانت صاف کرے، کیونکہ عورتوں کے دانت مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں اور مسواک پر مُواظبت (ہمیشگی) ان کے دانتوں کو مزید کمزور کر دے گی اور مِسّی کے ذریعے دانت صاف کرتے وقت حصولِ ثواب کی نیت پائے جانے کی صورت میں مسواک کا ثواب بھی ملے گا، کہ عورت کے لئے یہ چیزیں ثواب کے معاملے میں مسواک کے قائم مقام ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

حیض والی کا قرآن پاک سننا

فتوی نمبر: WAT-396

تاریخ اجراء: 26 جمادی الاولی 1443ھ / 31 دسمبر 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض کی حالت میں قرآن پاک سن سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سن سکتی ہے اور قرآن کریم کو دیکھ بھی سکتی ہے، البتہ بلا حائل نہ چھو سکتی ہے اور نہ زبان سے تلاوت کر سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

حیض والی کا قرآن پاک سننا

فتوی نمبر: WAT-396

تاریخ اجراء: 26 جمادی الاولی 1443ھ / 31 دسمبر 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض کی حالت میں قرآن پاک سن سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سن سکتی ہے اور قرآن کریم کو دیکھ بھی سکتی ہے، البتہ بلا حائل نہ چھو سکتی ہے اور نہ زبان سے تلاوت کر سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

حیض ونفاس کی حالت میں ناخن کاٹنا

فتوی نمبر:WAT-420

تاریخ اجراء:20جمادی الاخری1443ھ/24جنوری2022

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض ونفاس کی حالت میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگرعورت حیض اورنِفاس سے پاک ہوگئی اورابھی تک غسل نہیں کیا، تواس حالت میں اس کے لئے غیر ضروری بال صاف کرنامکروہ تنزیہی ہے کہ یہ حیض ونفاس سے پاک ہونے کے وقت حدث والی ہوئی ہے، اوراس پراس وقت غسل فرض ہوا ہے، اب اس حالت میں وہ جُنبی کی طرح ہے جیسے جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں بال صاف کرنایاناخن کاٹنامکروہ تنزیہی ہے، اسی طرح اس کے لیے حکم ہے، اوراگروہ حیض ونِفاس سے پاک نہیں ہوئی، تواس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے، کیونکہ ابھی تک یہ حدث والی نہیں ہے اوراس پر غسل فرض نہیں ہے، اس حالت میں وہ اس معاملے میں پاک آدمی کی طرح ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

جنابت کی حالت میں حیض آگیا تو غسل کا حکم

فتوی نمبر: WAT-455

تاریخ اجراء: 20جمادی الاخری 1443ھ/24جنوری 2022

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

جنابت کی حالت میں حیض آگیا تو غسل کا حکم؟

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت پر غسل جنابت تھا اور حیض شروع ہو گیا، تو اب اس پر فی الحال غسلِ جنابت کرنا ضروری نہیں، حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل ضروری ہوگا۔ البتہ اگر وہ صفائی کے لیے غسل کرنا چاہے، تو دورانِ حیض بھی غسل کر سکتی ہے، اس میں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے۔ البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرنے سے زائل ہوگی۔

وَاللهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

جنابت کی حالت میں حیض آگیا تو غسل کا حکم

فتوی نمبر: WAT-455

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاخری 1443ھ/24 جنوری 2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جنابت کی حالت میں حیض آگیا تو غسل کا حکم؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت پر غسل جنابت تھا اور حیض شروع ہو گیا، تو اب اس پر فی الحال غسلِ جنابت کرنا ضروری نہیں، حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل ضروری ہو گا۔ البتہ اگر وہ صفائی کے لیے غسل کرنا چاہے، تو دورانِ حیض بھی غسل کر سکتی ہے، اس میں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے۔ البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرنے سے زائل ہو گی۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

روزے کے دوران حیض آئے تو کھانا پینا کیسا؟

فتوی نمبر: WAT-461

تاریخ اجراء: 20جمادی الاخری1443ھ/24جنوری2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی عورت نے رمضان کا روزہ رکھا ہو اور اس کو دس بجے سے پہلے روزے کی حالت میں حیض آجائے، تو آپ نے بتادیا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔اب سوال یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کے بعد ایسی عورت کے لئے کھانا، پینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی عورت نے روزہ رکھا ہوا تھا اور حیض کی وجہ سے اس کا روزہ ٹوٹ گیا، تو روزہ ٹوٹنے کے بعد اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے، البتہ اگر رمضان کا مہینہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ رمضان کا مہینہ نہ ہو مثلاً قضا یا نفلی روزہ رکھا ہو اور حیض آجائے تو اس کے بعد سب کے سامنے کھانے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

روزے کے دوران حیض آنے کے احکام

مجیب: ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-863

تاریخ اجراء: 27ذوالحجۃالحرام1443ھ /27جولائی2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے روزہ رکھا ہوا تھا کہ افطار سے پانچ یا دس منٹ پہلے اسے حیض آگیا تو وہ روزہ توڑ دے گی یا پورا کرے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر روزے کے دوران حیض آگیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد عورت کھا پی سکتی ہے۔ البتہ اگر رمضان کا روزہ ہے تو اولی یہ ہے کہ سرِعام نہ کھائے بلکہ چھپ کر کھائے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ روزے کے دوران حیض آگیا تو پاک ہونے پر اس روزے کی قضا لازم ہو گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض ونفاس کی حالت میں، عورت کی میت کو غسل دینا

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-869

تاریخ اجراء: 06ذیقعدۃ الحرام1443ھ /06جون2022ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں، دوسری کسی عورت کی میت کو غسل دینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کو غسل دینے والے کے لیے باطہارت ہونا چاہیے، حیض و نفاس والی اگر کسی عورت کی میت کو غسل دے تو اس کے غسل دینے سے غسل توہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، لہذا جب تک دوسری کوئی پاک عورت میسر ہو تو اسی سے غسل دلوایا جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "**وينبغي أن يكون غاسل الميت على الطهارة كذافي فتاوى قاضي خان، ولو كان الغاسل جنبا أو حائضا أو كافرا اجاز ويكره، كذافي معراج الدراية.**" ترجمہ: میت کو غسل دینے والے کے لیے باطہارت ہونا چاہیے جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں ہے اور اگر غسل دینے والا جنبی یا حائضہ یا کافر ہو تو غسل ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، اسی طرح معراج الدرایہ میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی غسل المیت، ج01، ص159، کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عادت سے پہلے خون بند ہو جائے تو جماع کا حکم

مجیب: ابوحفص محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-905

تاریخ اجراء: 15 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ / 15 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت جسے پچھلے مہینے 7 دن حیض آیا، اب 5 دن میں ختم ہو گئے تو اب غسل کے بعد میاں بیوی جماع کر سکتے ہیں یا 2 دن کا انتظار کرنا لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں عادت کے دن پورے ہونے میں ابھی 2 دن باقی ہیں لہذا جماع کے لیے 2 دن انتظار کرنا لازم ہے۔ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر عورت کے عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے حیض کا خون بند ہو جائے تو اگرچہ عورت غسل کر لے تب بھی عادت کے دن مکمل ہونے تک جماع ناجائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے "عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کر لے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں، جیسے کسی کی عادت چھ ۶ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جِماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 383، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں سورۃ القدر کا وظیفہ کرنا

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-928

تاریخ اجراء: 29ذوالحجۃ الحرام 1443ھ /29جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت حیض کی حالت میں چاند دیکھنے کے بعد وظیفہِ رزق یعنی 21 مرتبہ "سورۃ القدر" پڑھ سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں دیکھ کر یا زبانی، دونوں طرح تلاوتِ قرآن کرنا حرام ہے اور سورۃ القدر پڑھنا بھی قرآن پڑھنا ہی ہے، اگرچہ اِسے بطورِ وظیفہ پڑھا جائے، مگر حقیقت میں یہ تلاوتِ قرآن ہی ہے، لہذا ممنوع اور حرام ہے۔ہاں بعض صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں بعض آیات کو بشرائطِ مخصوصہ، حمد، ثنا یا دعا کی نیت سے پڑھا جا سکتا ہے، لیکن سورۃ القدر کو حمد و ثنا یا دعا کی نیت سے بھی حالت حیض نہیں پڑھ سکتی۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالت حیض میں چھوٹنے والے روزوں کا حکم

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر:WAT-956

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1443ھ /06 اگست 2022ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

مخصوص ایام کی وجہ سے جو روزے چھوٹ جاتے ہیں، ان کی قضاء لازم ہو گی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مخصوص ایام میں عورت کو نمازیں اور روزے رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اس حالت میں جو نمازیں چھوٹیں گی، ان کی تو قضا لازم نہیں ہے، کیونکہ نمازیں قضا کرنے میں عورت کے لیے مشقت ہے اور دین میں مشقت و حرج نہیں، لیکن روزے چونکہ سال میں ایک دفعہ آتے ہیں اور مخصوص ایام بھی دس یا اس سے کم ہی ہوتے ہیں، تو ان کی قضاء میں نمازوں کی طرح مشقت نہیں، لہٰذا پاک ہو جانے کے بعد چھُوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنا لازم ہو گی۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

احرام سے پہلے غسل کرنے کا حکم

مجیب: ابوحذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-1039

تاریخ اجراء: 05صفرالمظفر1444ھ/02ستمبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے یا وضو بھی کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام پہننے سے پہلے اچھی طرح مل کر غسل کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی یہ غسل نہ کرے، صرف وضو کرلے، تب بھی جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں، تو صرف وضو کریں، یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ6، ص1071، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بے خیالی میں ناپاکی کی حالت میں نماز و تلاوت کرنے کا حکم

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1224

تاریخ اجراء: 07 ربیع الثانی 1444ھ/03 نومبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی عورت ناپاک ہو چکی تھی یعنی حیض آ گیا تھا لیکن اسے معلوم نہیں ہوا، اس نے خود کو پاک سمجھتے ہوئے نماز اور قرآن کی تلاوت کر لی تو کیا ایسی صورت میں اسے ثواب ملے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض آنے کے بعد عورت نماز اور قرآن کی تلاوت کرنے کی اہل نہیں رہتی البتہ اگر خود کو پاک سمجھتے ہوئے اس نے نماز اور قرآن کی تلاوت کر لی تو اسے اس کی نیت پر ثواب ملنے کی امید ہے اگرچہ نماز ادا نہیں ہو گی۔

الاشباہ والنظائر میں ہے: "ولا تشترط للثواب صحة العبادة، بل يثاب على نيته، وإن كانت فاسدة بغير تعمده كما لو صلى محدثا على ظن طهارته۔" ترجمہ: اور ثواب حاصل ہونے کے لیے عبادت کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے بلکہ اس کی نیت پر ثواب دیا جاتا ہے اگرچہ بلا قصد نماز فاسد ہو جیسے کسی نے اپنے آپ کو طہارت پر سمجھتے ہوئے حالت حدث میں نماز ادا کی۔ (الاشباہ والنظائر، جلد 1، صفحہ 19، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمرہ کرنے والے کے لیے طوف وداع کا حکم

مجیب: ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1275

تاریخ اجراء: 27ربیع الثانی 1444ھ/23نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جناب کیا عمرہ کرنے والے کے لیے بھی طوافِ وداع واجب ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عمرہ کرنے والے پر طواف وداع واجب نہیں ہوتا۔ چنانچہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں نقل فرماتے ہیں "(حاجی کا) جب ارادہ رخصت کا ہو طوافِ وداع بے رَمل و سعی واِضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے۔ہاں وقت رُخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر نہیں، جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بدستور دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے" (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1151، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

ناپاکی کی حالت میں دل میں تلاوت کرنا

مجیب: ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1552

تاریخ اجراء: 15 رمضان المبارک 1444ھ/06 اپریل 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک سنے اور زبان سے تو نہ بولے لیکن دل میں ساتھ پڑھتا جائے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناپاکی یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید سننا جائز ہے، ممانعت چھونے اور پڑھنے کی ہے، اور پڑھنے کی تعریف یہ ہے کہ اتنی آواز سے پڑھا جائے کہ اگر شور و غل نہ ہو، تو اس کے اپنے کانوں تک آواز پہنچے، بغیر آواز کے دل میں پڑھنا، حقیقۃً پڑھنا نہیں، لہذا اگر کوئی ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید سننے کے ساتھ ساتھ دل ہی دل میں پڑھتا جائے، تو اس میں حرج نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمرہ میں سعی کے دوران حیض آئے تو کیا حکم ہے ؟

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-1572

تاریخ اجراء: 21 رمضان المبارک 1444ھ / 12 اپریل 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عمرہ میں صفا و مروہ کی سعی کے دوران کسی کو حیض آجائے، تو کیا عمرہ ہو جائے گا یا احرام میں ہی رہنا ہو گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، لہٰذا اگر کسی کو دورانِ سعی حیض آجائے، تو وہ سعی مکمل کر کے تقصیر کروالے، اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: "سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جُنب بھی سعی کر سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 6، صفحہ 1109، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عورت کے مخصوص ایام میں نکاح کرنے کا حکم

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1591

تاریخ اجراء: 07شوال المکرم1444ھ/28اپریل2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت مخصوص ایام میں ہو، تو نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مخصوص ایام میں نکاح ہو سکتا ہے، البتہ اس حالت میں بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرنا، جائز نہیں ہوگا، کیونکہ حیض ونفاس کی حالت میں بیوی کی ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے حصہ بدن کو بلا حائل چھونا، شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا، جائز نہیں، اسی طرح حائل کپڑا وغیرہ اگر باریک ہے کہ جسم کی گرمی پہنچنے سے مانع نہیں تو اس کے اوپر سے بھی چھونا وغیرہ جائز نہیں، ہاں موٹا ہو کہ جسم کی گرمی نہیں پہنچے گی تو اب اس کے اوپر سے چھونے میں حرج نہیں۔ ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے حصے کے علاوہ باقی جسم سے نفع حاصل کرنا اور بوس وکنار کرنا جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نفل نماز کے دوران حیض شروع ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1963

تاریخ اجراء: 20صفر المظفر1445ھ /07 ستمبر2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نفل نماز کے دوران حیض شروع ہو جائے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟ نماز معاف ہے یا پاک ہونے کے بعد دوبارہ پڑھے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نفل نماز کے دوران حیض آجائے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی قضا واجب ہو گی، جو پاک ہونے کے بعد ادا کرنی ہو گی۔

بہار شریعت میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”نماز پڑھتے میں حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا، تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی، تو اس کی قضا واجب ہے۔“ (بہار شریعت، ج01، حصہ02، صفحہ380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض دیر سے آتا ہو تو عدت کیسے ختم ہوگی؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1986

تاریخ اجراء: 26صفر المظفر1445ھ /13ستمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جس عورت کو حیض آنے میں طویل عرصہ لگ جاتا ہو، مثلا ایک ماہ یا دو ماہ، تو اس صورت میں بھی اس عورت کی عدت تین حیض ہی ہو گی یا تین ماہ میں عدت ختم ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حیض آتا ہو، اس کی عدت مکمل تین حیض ہی ہے، خواہ اسے حیض آنے میں تین ماہ یا اس سے زیادہ کا عرصہ گزر جائے۔ اس کی عدت تین حیض ہی ہو گی، تین ماہ نہیں ہو گی۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ﴾ ترجمہ: طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ (پارہ02، سورہ بقرہ، آیت 228)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اب حیض نہیں آتا تو عدت تین ماہ ہے ورنہ تین حیض خواہ دو مہینے ہوں یا مثلاً دو برس میں۔"

(فتاوی رضویہ، ج13، ص299، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وقتِ نَماز شُروع ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے؟

مجیب: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ نومبر/دسمبر 2018

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نَماز کا وقت شُروع ہوچکا ہو اور عورت کو حیض آجائے، تو کیا عورت پر پاک ہونے کے بعد اس وقت کی نماز قضا کرنا لازم ہے؟

سائلہ: بنتِ جنید عطّاری(راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت داخل ہوچکا اور عورت نے ابھی تک نماز ادا نہ کی کہ اسے حیض یا نفاس آگیا تو پاک ہونے کے بعد عورت پر اس نماز کی قضا لازم نہیں، کیونکہ فرضیت نماز کا سبب حقیقی حکم الٰہی اور سبب ظاہری وقت ہے، اس کے کسی بھی جزمیں نماز ادا کی جائے تو فرض ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے، ابتدائی وقت میں ہی نماز ادا کرنا لازمی نہیں، اس اختیار کے سبب اگر کسی نے اول وقت میں نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ اسے ایسا عذر لاحق ہوگیا جس کی وجہ سے نماز ساقط ہوجائے تو اس وقت کی نماز مُعاف اور اس کی قضا بھی لازم نہیں ہوتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے؟

مجیب: مولانا نوید چشتی صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Pin:5022

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاول 1438ھ/11 فروری 2017ء

دَارُالاِفْتَاءاَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزہ توڑنے پر کفارہ لازم آنے کے حوالے سے مکمل ضابطہ کیا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان مبارک میں روزہ دار مکلّف مقیم نے ادارِ مضان کا روزہ رکھا جس کی نیت رات سے کی تھی اور بغیر جبر واکراہ شرعی اور بھول کے کسی آدمی کے ساتھ جو قابلِ شہوت ہے، اُس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا، انزال ہوا ہو یا نہیں یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا اس روزے دار نے بغیر عذر صحیح اور بغیر جبر واکراہ شرعی اور بھول کے کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی نفع رساں چیز کھائی، یا کوئی چیز لذّت کے لیے کھائی یا پی یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفّارہ دونوں لازم ہیں، البتہ اگر ان تمام صورتوں میں کہ جن میں افطار کا گمان نہ تھا اور اس نے گمان کر لیا اگر کسی مفتی نے فتویٰ دے دیا تھا کہ روزہ جاتا رہا اور وہ مفتی ایسا ہو کہ اہل شہر کا اس پر اعتماد ہو، اس کے فتویٰ دینے پر اس نے قصداً کھا لیا یا اس نے کوئی حدیث سنی تھی جس کے صحیح معنی نہ سمجھ سکا اور اس غلط معنی کے لحاظ سے جان لیا کہ روزہ جاتا رہا اور قصداً کھا لیا تو اب کفّارہ لازم نہیں، اگرچہ مفتی نے غلط فتویٰ دیا یا جو حدیث اس نے سنی وہ ثابت نہ ہو۔

کفارہ لازم ہونے کے لیے ان تمام صورتوں کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں افطار سے پہلے کوئی آسمانی عذر مثل حیض، نفاس یا ایسا مرض جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت ہو، وغیرہ پیدا نہ ہو، کیونکہ اگر اسی دن روزہ توڑنے کے بعد عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو گیا، یا روزہ توڑنے والے کو ایسی بیماری لگ گئی جس کی وجہ سے اس کے لیے روزہ نہ رکھنے کی شرعاً اجازت ہے تو اب صرف قضا لازم ہو گی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔

جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازم نہیں ان میں یہ بھی شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو، ورنہ ان میں بھی کفّارہ دینا ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حیض کے دنوں میں جو نماز روزے چھوٹ گئے ان کی بعد میں قضا لازم ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا نہیں، البتہ اس دوران رمضان کے جتنے روزے رہ گئے، وہ بعد میں قضا رکھنے ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں ہے:"عن عائشة کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم و لا نؤمر بقضاء الصلاۃ"یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ماہواری میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا ہمیں حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (الصحیح لمسلم، جلد1، صفحہ153، مطبوعہ کراچی)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔" (بہارشریعت، جلد1، صفحہ380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

سید مسعود علی عطاری مدنی

15 جمادی الاولی 1442ھ/31 دسمبر 2020ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

(مہر: المفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net)